33699 ـ ايك عورت نے دعا كى تو اس كى دعا قبول نہ ہوئى تو وہ كہنے لگى: اللہ تعالى كا كوئى وجود ہى نہيں!

سوال

ميں نے چند برس قبل اللہ تعالى سے ايك دعا كى كہ ميرا فلاں كام يا مقصد پورا ہو جائے، ليكن ميرى يہ دعا پورى نہ ہوئى، تو ميں نے يہ كہہ ديا كہ اللہ تعالى موجود نہيں ہے.
اب ميں اپنے اس قول پر نادم ہوں كہ ميں نے علم ہونے كے باوجود كہ يہ شرك شمار ہوتا ہے يہ بات كہہ دى، تو كيا ميرے ليے دوبارہ كلمہ پڑھنا اور توبہ كرنا اور نئے سرے سے مسلمان ہونا ممكن ہے؟
كيا يہ شرك شمار ہوتا ہے، كيونكہ ميں نے يہ بات شديد غصہ كى حالت ميں كى تھى، تو كيا اس كا اعتبار كيا جائے گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال كرنے والى نے جو كچھ كہا ہے وہ بعينہ كفر ہے، اسے چاہيے تھا كہ غصہ كے وقت اپنے آپ پر كنٹرول اور قول و فعل كو رد كر ديتى، ديكھيں غصہ كى حالت ميں اس قول نے اسے كفر ميں دھكيل ديا.

اس ليے ہم تو يہى سمجھتے ہيں كہ وہ اسلام ميں داخل ہونے كى نيت سے كلمہ پڑھ لے، يہ اس وقت ہے جب اس نے يہ قول كہا تھا تو وہ مكمل طور پر اس غلط كلمہ كو سمجھتى تھى، غصہ كوئى عذر نہيں ليكن اگر غصہ كى حالت ميں اسے كوئى عقل نہ رہے اور اسے يہ پتہ نہ چلے كہ وہ كيا كہہ رہى ہے تو پھر يہ غصہ عذر بنے گا.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا ہے كہ: بعض اوقات مسلمان شخص كوئى كلمہ كہتا ہے جو اسے جہنم ميں دھكيل ديتا ہے، اور اللہ تعالى كے غضب كا باعث بن جاتا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بعض اوقات بندہ اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کا کلمہ بولتا ہے جسے کوئی دھیان نہیں دیتا، اور اللہ تعالی اس کلمہ کے سبب اس کے درجات بلند کر دیتا ہے، اور بعض اوقات بندہ اللہ تعالی کی ناراضگی میں ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے جس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا تو اس کے باعث وہ جہنم میں گر جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6113).

اور مسلم شریف کے لفظ یہ ہیں:

" بعض اوقات بندہ ایسا کلمہ بولتا ہے جو کچھ اس میں وہ بیان نہیں ہوتا، تو اس کے باعث وہ جہنم میں مشرق و مغرب کی دوری جتنا گر جاتا ہے"

لھذا جب آپ کلہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہونگی اور اپنے قول پر ندامت کا اظہار کرینگی تو امید کی جاتی کہ آپ کی نیکیاں اور اعمال صالحہ صالحہ ضائع نہیں ہونگے.

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان اشیاء کے متعلق بتائیں جو میں جاہلیت میں صدقہ یا غلام آزاد کرکے، اور صلہ رحمی کے کے عبادت کیا کرتا تھا کیا مجھے ان کا اجروثواب ملےگا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو نے ایسی حالت میں اسلام قبول کیا کہ پہلے بہت کچھ خیر بھلائی کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1369) صحیح مسلم حدیث نمبر (123).

میری مسلمان بہن آپ اور سب مسلمان بھائیو آپ کو بھی چاہیے کہ اس طرح کے بھاؤ تاؤ سے دینی معاملات اور اعتقاد کو دور ہی رکھیں، کیونکہ دین اور عقیدہ کی سلامتی انسان کے لیے راس المال ہے جس سے دنیا و آخرت کی سعادت اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی حاصل ہوتی ہے.

دوم:

اور جس کسی نے بھی اپنے رب تبارک وتعالی سے دعا کی وہ ہر حال میں قبول ہوتی ہے، قبولیت صرف یہی نہیں کہ

اس نے جو کچھ مانگا تھا وہ اسے مل جائے، بلکہ قبولیت اس کے علاوہ دو اور طریقوں سے بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں:

دعا کرنے والے سے حسب دعا شر اور برائی دور ہو جاتی ہے.

اور دعا کا اجروثواب اس کے لیے جمع کر لیا جاتا ہے، جو اسے روز قیامت ملے گا.

اور پھر اللہ تعالی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارك سے مکمل شروط کے ساتھ دعا کرنے والے شخص کے لیے ان تینوں میں سے ایك کا وعدہ فرمایا ہے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو کوئی مسلمان شخص اللہ تعالی سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں نہ تو گناہ اور نہ ہی قطع رحمی ہو تو اللہ تعالی اسے تین چیزوں میں سے ایك ضرور عطا کرتا ہے: یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لی جاتی ہے، اور یا پھر اس کے لیے اتنی خیر وبھلائی جمع کر دی جاتی ہے، یا اس سے اتنا شر اور برائی دور کر دی جاتی

صحابہ کرام کہنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو ہم بہت زیادہ دعا کیا کرینگے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی اس سے بھی زیادہ (عطا کرے گا) "

مسند احمد حدیث نمبر (10709) امام منذری رحمہ اللہ تعالی الترغیب و الترھیب (2 / 479) میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری (11 / 115) میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ سب اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کا معنی ہے:

اور تمہارے رب کا فرمان ہے تم مجھ سے دعا کرو اور مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا، بلا شبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہونگے غافر (60).

اور ایك دوسری آیت میں فرمان باری تعالی ہے:

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو انہیں کہہ دیجئے یقینا میں بہت قریب ہوں دعا کرنے والی کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ بھمیری بات تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان

لائیں تا کہ وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں البقرۃ (186).

اور ہو سکتا ہے دعا کرنے والے کے لیے مطالبہ کے عدم حصول میں ہی اس کے خیر وبھلائی ہو، جبکہ اس نے جو کچھ دعا میں مانگا ہے وہ ملنا اس کے لیے شر یا فتنہ ہو، لیکن وہ اس سے جاہل ہے اور اسے نہیں جانتا، تو اللہ تعالی نے اس سے اسے دور کر دیا اور اسے دنیا میں شر میں دور کر کے اس سے بہتر اچھی چیز عطا کردی، یا پھر اس دعا کا ثواب آخرت کے لیے جمع کردیا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

وہ دعا جس میں کوئی زیادتی نہ ہو اس سے مطلوبہ چیز یا اس کی مثل ضرور حاصل ہوتی ہے، اور یہ قبولیت کی انتہاء ہے، کیونکہ بعض اوقات بعینہ مطلوبہ چیز دعا کرنے والے یا کسی دوسرے شخص کے لیے نفع مند یا نقصان دہ ہوتی ہے، اور دعا کرنے والا اس سے جاہل ہوتا ہے، اور وہ اس میں پائی جانے والی خرابی سے بے علم ہوتا ہے.

اور اللہ رب العالمین دعا قبول کرنے والا اور قریب ہے، اور وہ اپنے بندوں پر والدہ کا اپنے بچے پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کریم و رحیم ہے، جب اس سے کوئی بعینہ چیز طلب کی جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ بندے کو یہ چیز دیا جانا صحیح نہیں تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس جیسی کوئی اور چیز عطا فرماتا ہے، جس طرح ایك والد اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے، جب بچہ ایسی چیز طلب کرے جو اس کے لیے نہ ہو تو والد اسے اپنے مال سے اس جیسی کوئی چیز دیتا ہے، اور اللہ تعالی کے لیے اچھی مثالیں ہیں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن تیمہ (14 / 368).

واللہ اعلم .